آپ سب اولیاء اللہ بنیں

میں تو آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ سب اولیاء اللہ بنیں۔ بہت مزا آتا ہے جب دعا گو مربی لکھتے ہیں کہ افریقہ کے جنگلوں میں یہ ہو رہا تھا اور ہم بالکل عاجز آگئے تھے تو ہم نے عاجزانہ دعا کی اور خدا نے اس طرح نشان دکھایا۔ یہ تو بہت مزے کی بات ہے لیکن بزرگ پرستی کا رنگ اختیار نہ کریں خواہ میری ذات سے متعلق ہی ہو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۳۸ | سوموار ۳- رمضان ۱۴۱۴ھ ' ۱۴- تبلیغ ۱۳۷۳ ہش ' ۱۴- فروری ۱۹۹۴ء

ذکر الٰہی کو بلند کرتے ہوئے آگے بڑھو دنیا تمہارے لئے مسخر کر دی گئی ہے

بنگلہ دیش کی جماعت ایمان توکل اور دین کی غیرت کی دولت سے مالا مال ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۴- تبلیغ (۴- فروری ۱۹۹۴ء) کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۴- فروری ۱۹۹۴ء سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احباب جماعت کو پرزور انداز میں تلقین فرمائی ہے کہ وہ دعوت الی اللہ کے میدان میں ذکر الٰہی کو بلند کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ اور دنیا کو محبت سے تسخیر کرلیں۔ آپ نے بنگلہ دیش کی جماعت کا نہایت قابل تعریف انداز میں ذکر فرمایا۔

حضرت صاحب نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا کہ گذشتہ ہفتے جن جماعتوں کے جلسوں کا اعلان کیا گیا تھا ان میں سے ایک اعلان ضلع جھنگ کے جلسہ کا رہ گیا تھا۔ اس کی طرف سے یہ پیغام ملا ہے کہ ان کو گزشتہ ہفتے ہی شدید انتظار نہیں تھا بلکہ ابھی تک اس کا انتظار ہے حالانکہ اب جلسہ ختم ہو چکا ہے۔ حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اس لئے اب ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اللہ ان کو بہترین خدمت کی توفیق بخشے اور دینی اجتماعات سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بنگلہ دیش کی جماعت کی بہادری

حضرت صاحب نے فرمایا آج بنگلہ دیش کی جماعت کا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ ان کو خصوصیت سے دعاؤں میں یاد رکھیں۔ یہ چھوٹی کمزور جماعتیں ہیں۔ یعنی دنیاوی لحاظ سے عدد کے لحاظ سے اموال کے لحاظ سے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایمان کی دولت سے اس قدر مالا مال ہیں اور اتنا غیر معمولی ان میں توکل ہے اور اس قدر دین کی غیرت ہے کہ تھوڑے ہوتے ہوئے شیروں کی طرح سامنے ڈٹ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں ان کو کھلے عام دھمکیاں ملیں کہ ہم ۴ بخشی بازار بیت الذکر کو جلانے کے لئے آرہے ہیں۔ اور لاکھوں کا مجمع حملہ آور ہو گا اور اس کے مقابل پر صرف ۴۰۰ کی ایک چھوٹی سی نفری اکٹھی ہوئی۔ ان سب نے عہد کیا کہ ہم تمام جان دے دیں گے مگر ایک بھی پیٹھ نہیں دکھائے گا۔ اور فخر کریں گے اور ان کے عزیزوں نے بھی بڑی شان کے ساتھ ان کو بھجوایا ان کی مائیں راضی تھیں ان کی بہنیں راضی تھیں ان کی بیٹیاں راضی تھیں ان کے سب عزیز موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ رہے تھے مگر اس کو جس کا نام اللہ نے زندگی رکھا ہے۔ اس موت کو جس کا نام خدا نے ہمیشہ کی زندگی رکھا ہے ایسی زندگی جو مرنے کے معاً بعد عطا ہوتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کو اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ بنگلہ دیش والوں نے اس سعادت کو نہ صرف سمجھا بلکہ اسے بڑی خوشی سے سینے سے لگایا اس کو قبول کیا اس کے لئے تیار رہے اور ہمیں اس بارے میں ادنیٰ سا بھی شک نہیں کہ وہ اپنے اس دعوے میں سچے تھے۔ البتہ دعا یہی تھی کہ اے اللہ اگر ان کو اپنی جانوں کی ضرورت نہیں' تیری راہ میں' تو ہمیں ان کی ضرورت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا اور حالات نے اس طرح پلٹا کھایا کہ رائیں تبدیل کر دی گئیں سارے ملک کے اخباروں نے اس شدت اور زور کے ساتھ اس تحریک کے خلاف مقالے' ایڈیٹوریل لکھے اور اس تحریک کا تجزیہ کر کے اسے گندی ناپاک تحریک قرار دیا جو انسان کو انسان سے کاٹنے والی ہے۔ بڑی جرات سے اعلان کیا کہ ہم ہرگز برداشت نہیں کریں گے کہ کسی نام پر بھی بنگلہ دیشی کو بنگلہ دیشی سے کاٹ کر رکھ دیا جائے۔ ہم ایک قوم ہیں۔ ایک قوم رہیں گے۔ اپنی وحدت کی حفاظت کرنا جانتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ سب جو پہلے ان کی مدد پر آمادہ بیٹھے تھے یعنی سیاستدان جو ان کے رعب میں آکر پہلے ایک لفظ نہ بول سکتے تھے ان میں جان پڑنی شروع ہو گئی اور وہ بھی اٹھنے شروع ہو گئے۔ جنہوں نے ان سے وعدے کئے ہوئے تھے کہ ہم تمہارے جلسوں پر آئیں گے انہوں نے کہا کہ ہم نہیں آسکتے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے اپنی تقدیر سے ان کی تدبیر بدل دی۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل جو دعاؤں کی صورت میں جماعت احمدیہ پر ہمیشہ نازل ہوتا رہا ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ نازل ہوتا رہے گا۔

باقی صفحہ ۴ پر

تقریب نکاح

○ مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے بھتیجے اور بھانجی کے نکاح کا اعلان ۱۶ ستمبر ۹۳ء بروز جمعۃ المبارک کو مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری ویسٹرن ریجن کینیڈا نے مشن ہاؤس کیلگری میں کیا۔ مکرم خلیفہ عبدالباسط صاحب ابن مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب' مینیجر بیت السلام مشن ہاؤس ٹورنٹو احمدیہ گزٹ کینیڈا کا نکاح عزیزہ امۃ الشافی تہمینہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری رحمت علی صاحب آف کیلگری کے ہمراہ پندرہ ہزار ڈالر حق مہر کے عوض طے پایا۔

مکرم مولانا صاحب نے خطبہ میں دونوں خاندانوں کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ عزیزم خلیفہ عبدالباسط صاحب حضرت خلیفہ عبدالرحیم صاحب سابق ہوم سیکرٹری جموں و کشمیر اسٹیٹ کے پوتے ہیں اور حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونی کے پڑپوتے ہیں جو کہ [redacted] کے اکابر رفقاء میں شمار ہوتے ہیں۔ عزیزم موصوف مکرم خواجہ رشید احمد صاحب مرحوم آف سیالکوٹ کے نواسے اور حضرت خواجہ غلام رسول صاحب رفیق حضرت بانی جماعت کے پڑنواسے ہیں۔ اسی طرح عزیزہ امۃ الشافی تہمینہ صاحبہ مکرم حضرت چوہدری سراج دین صاحب آف سیالکوٹ کی پوتی اور حضرت خلیفہ عبدالرحیم صاحب کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

○ مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب آف گوجرہ حال کراچی کی بچیوں مکرمہ عفت نسرین ظفر صاحبہ اور فوزیہ نسرین ظفر صاحبہ دختران سید محمد ظفراللہ شاہ (مرحوم) کے نکاح بالترتیب مکرمہ عفت نسرین ہمراہ مکرم میرزا خلیل احمد یعقوب صاحب ابن محترم میرزا حبیب احمد صاحب ایڈووکیٹ

باقی صفحہ ۷ پر

سالگرہ منانے کی تقریب مغرب کی لغو روایتوں میں سے ایک ہے

ہم اس کی ہمیشہ مخالفت کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے

انگریزی زبان میں احباب کی طرف سے بھیجے گئے سوالوں کے جوابات

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ۵۔ فروری ۱۹۹۴ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۵ فروری ۱۹۹۴ء سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے آج احمدیہ ٹیلی ویژن پر بات چیت کے پروگرام میں انگریزی زبان میں سوال و جواب کی محفل میں احباب کی طرف سے موصول ہونے والے سوالوں کے جوابات عنایت فرمائے۔ دو انگریز احمدی احباب حضور سے سوال کرتے تھے۔ یہ سوالات مختلف احباب و خواتین کی طرف سے آتے ہیں۔

حسب معمول حضرت صاحب کی ایمان افروز اور روح پرور بات چیت کا یہ پروگرام پاکستان کے وقت کے مطابق رات آٹھ بج کر دس منٹ سے لے کر نو بجنے میں دس منٹ تک جاری رہتا ہے۔

برے خاوند کی نیک بیوی کے لئے لائحہ عمل

حضرت صاحب نے پہلے سوال کے جواب میں فرمایا اگر کسی بیوی کا خاوند دین پر عمل کرنے والا نہ ہو تو اس کے ساتھ معاملہ کرنے میں قرآن کی ہدایت کی روشنی میں فرعون کی بیوی حضرت آسیہ کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت آسیہ ایک نیک متقی اور پاکباز خاتون تھیں۔ جب کہ فرعون اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دشمن تھا۔ قرآن کریم میں اس بارے میں جو ہدایات مذکور ہیں ان سے تین اصولوں کا پتہ چلتا ہے۔ اول یہ کہ عورت کا اپنا کردار اور طرز عمل مثالی ہونا چاہئے اور سب سے پہلے اسے یہ کوشش کرنا چاہئے کہ وہ اپنی ذات میں تقویٰ اور نیکی کے جملہ اصولوں کی پوری طرح عمل کرنے والی ہو۔ اس ضمن میں اصلاح احوال کے لئے دوسرا اصول یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اپنے خاوند کے دل کو تبدیل کرنے کے لئے دعا سے کام لے۔ اور بار بار اور متواتر دعا کا سلسلہ جاری رکھے۔

تیسرا اصول اس ضمن میں یہ ہے کہ اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ اپنے ساتھ مانوس کرے تاکہ وہ خاوند کے برے طرز عمل کا کم سے کم اثر قبول کریں۔ یہ وہ طرز عمل ہے جو ایک برے خاوند کی نیک سیرت بیوی کے لئے قرآن کریم نے بیان کیا ہے۔

برتھ ڈے کی تقریب

دوسرا سوال ایک خاتون نے یہ کیا کہ ہم لوگ برتھ ڈے پارٹی یعنی سالگرہ کی تقریب نہیں مناتے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایسی تقریب بڑے محدود پیمانے پر منائی جائے جس میں صرف اپنے چند لوگ مدعو ہوں تاکہ اس تقریب پر جماعتی پابندیوں کا اطلاق نہ ہو سکے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر یہ تقریب کوئی اچھی چیز ہے تو سوال یہ ہے کہ دیگر لوگوں کو اس سے کیوں محروم رکھا جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اہم بات یہ ہے کہ آپ اپنے ساتھ ایمانداری اختیار کریں۔ اگر آپ جماعتی اصولوں اور روایات سے انحراف کر رہے ہیں تو اس کے لئے بہانے نہ تلاش کریں۔ برتھ ڈے منانا کوئی ایسی برائی نہیں ہے جس کے لئے قرآن کریم نے کوئی قطعی حکم جاری کیا ہو یا سزا مقرر کی ہو۔ بلکہ برتھ ڈے منانے سے روکنے کا حکم اس قرآنی ہدایت کی اتباع میں دیا جاتا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ لغو باتوں سے اعراض کرو۔ اور مومن ان لغو باتوں میں حصہ نہیں لیتے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ سوال یہ ہے کہ ہم اس سے کیوں روکتے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ برتھ ڈے منانا مغرب کی ایک ایسی نقل ہے جس کی پیروی بغیر وجہ جانے صرف اس لئے کی جاتی ہے کہ اہل مغرب ایسا کرتے ہیں لہذا ہم بھی کریں۔ ایک احمدی کے لئے ہر طرز عمل میں رہنمائی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک سے ملتی ہے۔ چنانچہ پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی سالگرہ نہیں منائی۔ قطعی طور پر یہ بھی ثابت ہے کبھی کسی نبی نے اپنی سالگرہ نہیں منائی۔ کبھی کسی صحابی نے اپنی یا اپنے بانی مذہب کی سالگرہ نہیں منائی۔ بائبل میں کہیں یہ ذکر نہیں ملتا کہ بنی اسرائیل کے کسی نبی یا خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی برتھ ڈے منائی گئی ہو۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ آپؐ ہی سے تربیت یافتہ تھے اور کسی سے بھی زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبت کرتے تھے۔ انہوں نے اس شدید محبت کے باوجود کبھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سالگرہ نہیں منائی۔ نہ صحابہ نے نہ تابعین نے اور نہ تبع تابعین نے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میرے مرحوم والد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی برتھ ڈے کی رسم کے سختی سے مخالف تھے۔ ان کی زندگی میں کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ وہ برتھ ڈے منائے اور جب بھی ان کے علم میں ایسی بات آتی تو بے حد ناراض ہوتے۔ لیکن کوئی خاص تادیبی اقدام بھی نہیں فرمایا کیونکہ یہ بات شریعت کا حصہ نہیں تھی۔ حضرت صاحب نے فرمایا انہی وجوہات پر ہم بھی ہمیشہ اس کی مخالفت کرتے رہیں گے۔

حضرت صاحب سے سوال کرنے والے انگریز احمدی صاحب نے تجویز کیا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ یوم پیدائش کے دن جس بچے یا بچی کی ولادت ہوئی اس کو یہ تلقین کی جائے کہ وہ اس دن خصوصی نوافل ادا کرے۔ اسی طرح اس کے ماں اور باپ بھی اور دیگر بہن بھائی یا عزیز بھی ایسا ہی کریں۔ حضرت صاحب نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور اس کی تائید فرمائی۔

بچوں کے لئے سکول

ایک سوال یہ تھا کہ جماعت احمدیہ برطانیہ میں اپنے بچوں کی تعلیم اور تربیت کے لئے سکول کیوں نہیں کھولتی تاکہ اپنے بچے دیگر سکولوں کے غیر دینی ماحول سے بچ سکیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہم نے اس تجویز کا کئی بار جائزہ لیا ہے اور انگلستان کے علاوہ یورپ اور امریکہ میں بھی اس کے قابل عمل ہونے پر غور کیا گیا ہے اور سردست ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ یہ منصوبہ بہت کارآمد ہونے کے باوجود قابل عمل نہیں ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں اول یہ کہ یہ بہت مہنگا کام ہے۔ احمدی آبادی اتنی قریب نہیں ہے کہ آسانی سے سکولوں کے لئے بچے مل جائیں۔ کیونکہ دور رہنے والے والدین اپنے بچوں کو نہ بھیج سکیں گے۔ پھر تیسری بات یہ کہ برطانیہ کی حکومت نے میرے لئے جتنے افراد پر مشتمل عملہ کے ویزے منظور کئے ہیں وہ پہلے ہی بہت قلیل ہے اس میں ہی میرے کام والنٹیئرز کے بغیر ہونے ممکن نہیں ہیں۔ اس محدود تعداد میں اچھے اساتذہ کے لئے جگہ نکالنا تو گویا ناممکن تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس مسئلے کو ہم بھولے نہیں جب بھی ایسا ممکن ہو سکے گا ہم فوری طور پر اس پر عمل کریں گے۔

جلسہ سالانہ کے دن بڑھائے جائیں

ایک صاحب نے سوال بھجوایا کہ کیا جلسہ سالانہ کے ایام تین دن سے بڑھائے نہیں جا سکتے؟ حضرت صاحب نے فرمایا یہ ممکن نہیں ہے۔ تین دن کے جلسے کے لئے تین ماہ تک شدید محنت کر کے تیاری کرنی ہوتی ہے۔ اور پھر جلسہ کے کارکنان بھی تین دن کے اندر اندر شدید محنت کر کے تھک چکے ہوتے ہیں۔ اس کے لئے تین دن ہی کافی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اب تو سیٹیلائٹ کے ذریعے ہر جمعہ کا دن جلسہ بن چکا ہے اب تو جلسے کا یہ

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت دو روپیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

اچھے اخلاق سے بہتر کوئی عمل نہیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رسول اکرم ﷺ کی ایک حدیث کی تشریح فرماتے ہیں:

حدیث کا ترجمہ یہ ہے۔

ترجمہ: ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ خدا کے تول میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی۔

تشریح۔ اعلیٰ اخلاق دین کا آدھا حصہ ہوتا ہے۔ اور اسلام نے اخلاق پر انتہائی زور دیا ہے۔ حتیٰ کہ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اخلاق سے بڑھ کر خدا کے ترازو میں کسی چیز کا وزن نہیں۔ اور ایک دوسری حدیث میں فرماتے ہیں کہ جو شخص بندوں کا شکر گزار نہیں بنتا خدا کا بھی شکر گزار نہیں بن سکتا۔ دراصل اعلیٰ اخلاق ہر نیکی کی بنیاد ہیں۔ حتیٰ کہ روحانیت بھی درحقیقت اخلاق ہی کا ایک ترقی یافتہ مقام ہے اسی لئے رسول کریم ﷺ نے اخلاق کی درستی پر بہت زور دیا ہے۔ اور اس بارے میں اتنی حدیثیں بیان ہوئی ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔

اس کے علاوہ اسلام نے اعلیٰ اخلاق کے اظہار کے لئے کسی حقدار کے حق کو نظر انداز نہیں کیا۔ خدا سے لے کر بندوں تک اور پھر بندوں میں بادشاہ سے لے کر ادنیٰ خادم تک ہر ایک کے بارے میں حسن خلق کی تاکید فرمائی ہے۔ افسر ماتحت باپ بیٹے، خاوند بیوی، بہن بھائی، ہمسایہ اجنبی، دوست دشمن، انسان حیوان ہر ایک کے حقوق مقرر فرمائے ہیں۔ اور پھر ان حقوق کو بہترین صورت میں ادا کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اور کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے ملنے والوں کو مسکراتے ہوئے چہرہ سے مل کر ان کے دل کو خوش کرو تو یہ بھی تمہارا ایک خلق ہوگا۔ اور تمہیں خدا کے حضور ثواب کا مستحق بنائے گا۔ اور دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں کہ رستہ چلتے ہوئے اگر کوئی کانٹے دار چیز یا پاؤں کو پھسلانے والا چھلکا یا ٹھوکر لگانے والا پتھر یا بدبو پیدا کرنے والی گندی چیز وغیرہ نظر آئے تو اسے رستہ سے ہٹا دو۔ تاکہ تمہارا کوئی بھائی اس کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا نہ ہو۔

خود آپ کے اخلاق فاضلہ کا یہ حال تھا کہ کبھی کسی سوالی کو رد نہیں کیا۔ کبھی کسی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے چھوڑنے میں پہل نہیں کی۔ یتیموں کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا۔ بیواؤں کی دستگیری فرمائی۔ ہمسائیوں کو اپنے حسن سلوک سے گرویدہ کیا۔ چھوٹے سے چھوٹے صحابی کی بیماری کا سنا تو اس کی عیادت کو تشریف لے گئے اور اس سے شفقت اور محبت کا کلام کرکے اس کی ہمت بڑھائی۔ مدینہ میں ایک غریب بوڑھی عورت رہتی تھی جو ثواب کی خاطر مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی وہ چند دن آنحضرت ﷺ کو نظر نہیں آئی تو آپؐ نے صحابہ سے دریافت فرمایا کہ فلاں عورت خیریت سے تو ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ بیچاری تو مختصر سی بیماری کے بعد فوت ہو گئی۔ اور ہم نے آپ کی تکلیف کے خیال سے آپ کو اس کے جنازے کی اطلاع نہیں دی۔ آپؐ خفا ہوئے کہ مجھے کیوں بے خبر رکھا۔ اور پھر اس کی قبر پر جاکر دعا فرمائی۔

ایک دفعہ غالباً پردہ کے احکام سے پہلے جبکہ آپؐ زوجہ محترمہ حضرت عائشہ کے پاس تشریف رکھتے تھے ایک شخص آپؐ سے ملنے کے لئے آیا۔ آپؐ نے اس کی اطلاع پاکر حضرت عائشہ سے فرمایا یہ آدمی اچھا نہیں ہے۔ مگر جب یہ شخص آپؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے بڑی دلداری اور شفقت کے ساتھ اس سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ اس شخص کو برا کہتے تھے مگر جب وہ آپ سے ملا تو آپؐ نے بڑی دلداری اور شفقت کے ساتھ اس سے باتیں کیں۔ آپؐ نے فرمایا عائشہؓ کیا میرا یہ فرض نہیں کہ لوگوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤں؟

ابو سفیان اسلام لانے سے پہلے آنحضرت ﷺ کا بدترین دشمن تھا۔ مگر جب قیصر روما نے اس سے پوچھا کہ محمد ﷺ لوگوں کو کیا تعلیم دیتا ہے۔ اور کیا اس نے کبھی تمہارے ساتھ کوئی بدعہدی یا غداری کی ہے؟ تو ابو سفیان کی زبان سے اس کے سوا کوئی الفاظ نہ نکل سکے کہ وہ بت پرستی سے روکتا ہے اور حسن اخلاق کی تعلیم دیتا ہے اور اس نے آج تک ہمارے ساتھ کوئی بدعہدی نہیں کی۔

آپؐ کے یہ اخلاق فاضلہ صرف انسانوں تک ہی محدود نہیں تھے۔ بلکہ آپؐ نے بے زبان جانوروں تک کو بھی اپنی شفقت میں شامل فرمایا۔ چنانچہ آپؐ اپنے صحابہؓ کو ہمیشہ تاکید فرماتے تھے کہ (ـــــــــ)

"یعنی یاد رکھو کہ ہر جاندار چیز پر رحم کرنا ثواب کا موجب ہے" ایک موقعہ پر ایک اونٹ جس پر زیادہ بوجھ لاد دیا گیا تھا۔ تکلیف سے کراہ رہا تھا۔ آپؐ اسے دیکھ کر بے قرار ہو گئے اور اس کے قریب جاکر اس کے سر پر محبت کے ساتھ ہاتھ پھیرا اور اس کے مالک سے کہا بے زبان جانور تمہارے ظلم کی شکایت کر رہا ہے۔ اس پر رحم کرو تا تم پر بھی آسمان پر رحم کیا جائے۔

یہ وہ اخلاق ہیں جو رسول کریم ﷺ نے سکھائے مگر افسوس ہے کہ آج کل بہت سے (لوگ) ان اخلاق کو فراموش کر چکے ہیں۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔

منہاج الطالبین

فرماتے ہیں:

انسان کامل کون ہوتا ہے۔ جیسے طب کے لحاظ سے یہ دیکھا جاتا ہے کہ تندرست آدمی کون ہے اسی طرح روحانیت کے لحاظ سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ انسان کامل کون ہوتا ہے۔

انسان کامل بننے کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ انسان کا تعلق مخلوق سے بھی درست ہو اور خدا تعالیٰ سے بھی درست ہو۔ یہ دونوں باتیں ضروری ہیں جو حضرت بانی سلسلہ نے انسان کامل کے لئے قرار دی ہیں۔ انسانوں سے تعلق کا درست رکھنا بھی دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے (ا) یہ کہ انسان کا اپنے نفس سے تعلق درست ہو۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

ولنفسک علیک حق۔ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ (۲) یہ کہ دوسری مخلوق سے تعلق درست ہو۔ اپنے نفس کے متعلق جو تعلیم ہے وہ پھر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ (ا) انسان ان امور سے مجتنب رہے کہ جو اس کے دل کو خراب کرنے والے ہیں (۲) ان امور پر عمل کرے جن سے دل پاک ہوتا ہے دوسرے حصہ کی بھی تین شاخیں ہیں یعنی (ا) بنی نوع انسان سے بحیثیت افراد انسان کا تعلق درست ہو۔ (۲) اس کے تعلقات بنی نوع انسان سے بحیثیت جماعت درست ہوں یعنی قانون ملکی کے لحاظ سے دوسروں کے ساتھ تعاون کرے۔ (۳) اس کے تعلقات انسانوں کے علاوہ خدا تعالیٰ کی دوسری مخلوق سے بھی درست ہوں۔

پھر آگے ان کی دو شاخیں ہیں۔ (ا) ان امور سے مجتنب رہے جو بنی نوع انسان یا دوسری مخلوق کے ساتھ اس کے تعلق کو خراب کرتے ہوں۔

(ب) ان امور پر کاربند ہو جن سے بنی نوع انسان یا دوسری مخلوق سے اس کا تعلق احسان پر مبنی ہو جائے۔

پھر خدا تعالیٰ سے تعلق درست رکھنے کے بھی دو حصے ہیں۔

(۱) ان افعال سے اجتناب کرے کہ جو اس تعلق کو توڑنے والے ہیں۔

(۲) ان افعال پر کاربند ہو جو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو بڑھاتے ہیں۔

اس تقسیم کے بعد میں یہ بتاتا ہوں کہ دین اور مذہب کے کیا معنی ہیں کیونکہ ان سب باتوں کا خلاصہ دین ہے اور اب میں یہ بتاتا ہوں کہ دین کی تشریح کیا ہے۔ یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دین دو شقوں میں منقسم ہے۔ یعنی دین کے دو حصے ہیں۔

(۱) اخلاق

(۲) روحانیت

میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے جنہیں یہ دھوکہ لگا ہے کہ وہ اخلاق کو ہی دین سمجھتے ہیں۔ جس کے اخلاق اچھے ہوں اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بڑا نیک ہے حالانکہ اس کے متعلق ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کا آدھا حصہ درست ہے مگر اسے نیک یعنی دیندار اور متقی نہیں کہہ سکتے۔

انسان کے اعمال کا وہ حصہ جو بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اخلاق کہلاتا ہے۔ اور وہی معاملہ جب خدا تعالیٰ سے کیا جائے تو اسے روحانیت کہتے ہیں۔ اگر کوئی انسان بندوں سے جھوٹ بولتا ہے تو وہ بد اخلاق ہے اور اگر خدا سے جھوٹ بولتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کی روحانیت مردہ ہو گئی ہے۔ اور جب کسی کے دونوں پہلو درست ہوں۔ تب ہی وہ دیندار اور متقی کہلا سکتا ہے۔ پس جب اخلاق مطابق شریعت کئے جائیں تو وہ روحانیت کے ساتھ مل کر دین کہلاتے ہیں لیکن جب وہی افعال بغیر روحانیت سے اشتراک کے تمدن کے طور پر کئے جائیں تو ایسے انسان کے متعلق کہتے ہیں بڑا بااخلاق ہے۔

بقیہ صفحہ ۱

حضرت صاحب نے فرمایا میں بنگال کی جماعتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ شکر کے دور میں داخل ہوں اور اللہ نے ان پر جو فضل فرمائے ہیں ان کا کثرت سے خدا کا ذکر کر کے شکر کریں اور ذکر الٰہی کو اس جلسے میں بھی بلند رکھیں اور جلسہ کے بعد بھی گھروں کو جاتے ہوئے ذکر کرتے ہوئے لوٹیں۔ گھروں کو بھی ذکر سے بھردیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا جب ذکر کیا جائے تو اللہ تعالیٰ آسمان پر ان کا ذکر فرماتا ہے۔ اور ان کا زمین پر ذکر کیا جاتا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں ان کا ذکر جاری کیا جاتا ہے۔ پس یہ وہ انعامات کا سلسلہ ہے جو ایک انعام سے پھوٹتا ہے۔ اور دوسرے انعام پر منتج ہوتا ہے اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ذکر کے ذریعے انسان سب رفعتیں حاصل کر سکتا ہے۔ پس آپ خاص طور پر ذکر الٰہی کے ذریعے اللہ کا شکر ادا کریں اور دعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی نیکیوں کو ثبات عطا فرمائے اور خدا کرے کہ آپ نیکیوں سے چمٹ جائیں۔

حضرت صاحب نے جماعت بنگلہ دیش کو عالمگیر جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے محبت بھرا اسلام پیش فرمایا۔ اور فرمایا ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کی دعائیں ہمارے ساتھ رہیں گی۔

اللہ کی محبت اور عشق اس کے بعد حضرت صاحب نے ذکر کے مضمون کا تسلسل جاری رکھتے ہوئے بعض عربی اشعار کے حوالے سے ذکر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے عشق میں ایسے کھوئے گئے تھے کہ کفار کہتے تھے کہ یہ اپنے رب پر عاشق ہو گئے ہیں۔ ان کو بیماری ہے۔ ان کو جنون ہو گیا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اللہ کا ذکر کرنے والوں کو اللہ کی طرف سے رعب عطا کیا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کا سو سے زیادہ سال کا تجربہ اس پر گواہ ہے کہ تعداد کے مقابلے پر جماعت کا رعب ہمیشہ زیادہ رہا ہے۔ اللہ مومنوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اگر تم نے ذکر کو چھوڑ دیا تو تمہاری ہوا نکل جائے گی۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ کامیابیاں ذکر سے عطا ہوتی ہیں۔ اور پھر فرمایا ہے کہ ذکر کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ اس کے بغیر یہ بے کار ہو جائے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں احباب جماعت کو تلقین کرتا ہوں کہ ذکر الٰہی کے مضمون کو دعوت الی اللہ سے ملا دیں۔ آج جماعت احمدیہ کے کیا چھوٹے اور کیا بڑے دعوت الی اللہ کے جہاد میں مصروف ہیں۔ اس دعوت کے نتیجہ میں دشمنوں کو مارا نہیں جاتا بلکہ ان کو ہمیشہ کے لئے زندہ کیا جاتا ہے۔ حقیقی جہاد مردوں کو زندہ کرنے کا جہاد ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج عالمگیر جماعت احمدیہ زندگی کا پیغام لے کر نکلی ہے۔ جماعت احمدیہ آج لوگوں کو زندہ کرنے کے جہاد میں جھونک دی گئی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ جہاد ذکر کے بغیر محض تعلّی ہے۔ اس لئے جو داعیان الی اللہ کام کر رہے ہیں وہ ذکر پر زور دیں۔ ذکر کریں اور ذکر سکھائیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا دعوت الی اللہ میں دلیل کی بجائے زیادہ اللہ کے حسن سے کام لیں۔ ان بحثوں میں کم سے کم مبتلا ہوں کہ تمہاری دلیل غلط اور میری دلیل سچی ہے۔ بلکہ سچے دل سے اللہ کی طرف بلائیں۔ آپ نے فرمایا میں نے بار ہا ہندوؤں پر یہ نسخہ آزمایا ہے کہ ان کو صرف توحید کا پیغام دیا ہے۔ جہاں بحث و مجادلہ کی ضرورت پیش آئے وہاں اس سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔ لیکن سب سے اچھا پیغام یہ ہے کہ ہم تمہیں اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اگر آپ ہمیں گمراہی پر سمجھتے ہیں تو ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ ہمیں ہدایت دے اور ساتھ اپنے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ آپ کو سچائی کی راہ دکھائے ان باتوں سے کوئی اشتعال پیدا نہیں ہوتا۔ سنجیدگی سے غور و فکر کی عادت پڑتی ہے۔

حضرت صاحب نے ماہ رمضان المبارک کی آمد کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ آج کثرت سے ذکر کے دن آ گئے ہیں۔ رمضان میں دعوت الی اللہ کی خاطر کثرت سے ذکر کریں۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ تک چند ماہ رہ جائیں گے اور اس تھوڑے سے عرصہ میں ہم نے سارے سال کے پھل لینے ہیں۔ حضرت صاحب نے یاد دلایا کہ پچھلے جلسہ کے بعد پہلے تین ماہ تو نو مبایعین کی تربیت کے لئے تھے۔ ورنہ خطرہ تھا کہ ہم جو کچھ پا رہے تھے وہ کہیں دوسری طرف سے ضائع نہ ہونے لگ جائے۔ اس کے بعد جماعتوں نے کام شروع کیا ہے اور اب دعوت الی اللہ کے میدان میں تیزی سے قدم آگے بڑھا رہی ہیں۔

جرمنی کی قابل تعریف کارکردگی

یورپین ممالک میں سے جرمنی کا اس ضمن میں حضرت صاحب نے خصوصی ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا یوں لگتا ہے کہ جرمنی کی ساری جماعت اس میں ڈوب گئی ہے۔ میں جانتا ہوں اس میں کئی خلا ہونگے۔ سینکڑوں یا شاید ہزاروں افراد ایسے ہونگے جنہوں نے ابھی کوئی کام شروع نہیں کیا۔ تاہم میں جانتا ہوں کہ اگر دسواں حصہ بھی جماعت کا مستعد ہو جائے تو لگتا ہے کہ ساری جماعت مستعد ہو گئی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہماری حیثیت کیا ہے؟ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ ہماری ذاتی کمزور حیثیت کے باوجود خدا کے فرشتوں کی فوجیں ہماری تائید میں کام کر رہی ہیں۔ اور ہماری طاقت اور استعداد سے بڑھ کر ہمارے کاموں میں برکت ڈال رہی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس دور سے فائدہ اٹھائیں یہ دور ہر وقت قوموں کو عطا نہیں ہوا کرتے۔ یہ دور جب خدا کی طرف سے آتے ہیں تو غیر معمولی انقلابات کی خوشخبریاں لیکر آتے ہیں۔ لیکن یہ فتوحات ان کو عطا ہوتی ہیں جو خدا کی ہواؤں کے رخ پر چلنا شروع کریں۔ پس یہ سفر اختیار کریں اور بڑے زور اور شدت کے ساتھ اختیار کریں۔ رمضان میں یہ ہوائیں تیز ہونے والی ہیں۔ ان تیز ہواؤں کے ساتھ بلند تر آواز سے ذکر الٰہی بلند کرتے چلے جائیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا یاد رکھیں اللہ تعالیٰ نے اس دور میں احمدیت کے لئے بڑی عظیم الشان کامیابیاں مقدر کر رکھی ہیں۔ میں جب پچھلے سالوں میں سال کے آخر پر کہا کرتا تھا کہ اب یہ ہو جائے گا انشاء اللہ تو یہ سوچا کرتا تھا کہ یہ تو ہو گیا اب اگلے سال کیا کہوں گا تو اگلے سال کے لئے اللہ کوئی اور ایسی بات عطا کر دیتا تھا جس کی طرف ذہن جا ہی نہیں سکتا تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا جب چالیس ہزار بیعتوں کی خوشخبری ملی تھی تو میں سوچ رہا تھا کہ یہ تو ایک دم آ گئے اب باقی اگلے سال کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے روزمرہ کی دعوت کے نتیجہ میں ایک ملک کو پچاس ہزار احمدی عطا کر دیئے۔ پنجابی میں جسے گپھا کہتے ہیں۔ وہ پہلا گپھا آیا تھا۔ یعنی اکٹھا۔ جب درخت کو جھنجھوڑا جائے تو اکٹھا پھل گر پڑتا ہے۔ تو میں نے کہا کہ یہ روز روز تو نہیں ملا کرتے۔ یعنی میرے دل میں وہم آیا پھر میں نے دعا کی اے خدا تو مالک ہے۔ دے دے۔ تیری شان ہے۔ مگر ہمیں محنت زیادہ کرنا ہو گی۔ چنانچہ جماعتوں کو توجہ دلائی دعاؤں کی طرف اور کام کی طرف پھر خدا نے اگلے سال حیرت انگیز طور پر دعوت الی اللہ کی برکت کو بڑھا دیا۔

آپ نے فرمایا اس کے بعد پھر وہ نظارہ دیکھا کہ جب مسز خدیجہ نذیر نے مجھے لکھا کہ آپ جب سے یہاں آئے ہیں اس وقت سے اب تک اڑھائی لاکھ بیعتیں ہو چکی ہیں۔ تو میں نے اللہ سے دعا کی کہ اس سے تو ہمارا کام نہیں بنے گا مجھے اس سال باقی چھ مہینے باقی تھے' اس چھ مہینے میں ڈیڑھ لاکھ تو دے تا کہ چار پورے ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے دو لاکھ سے زائد دیئے اور جب میں وہ اعلان کر رہا تھا تو میں سوچ رہا تھا کہ اگلے سال کے لئے کیا کہوں گا۔ اب یہ سال آپ دیکھ لیں خدا نے ایسی خوشخبریاں دی ہیں کہ میرے ذہن کی بلند ترین چھلانگ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ خدا تعالیٰ اتنے فضل جاری فرما دے گا۔

عشاق ہی انقلاب برپا کیا کرتے ہیں

حضرت صاحب نے فرمایا اللہ کی تقدیر کھل کر ہمارے سامنے آ چکی ہے۔ جو اپنے حسن سے دن بدن پردے اٹھا رہی ہے۔ آپ کے لئے آپ پر خدا جلوہ گر ہوا ہے۔ اس حسن سے مسحور ہو جائیں اپنے آپ کو اس حسن پر فدا اور فریفتہ کر دیں۔ اب عاشقی کا دور ہے اب منطقوں کے دور ختم ہو چکے ہیں۔ اب تو عشاق ہی ہیں جو دنیا میں انقلاب بپا کریں گے۔ پس ذکر الٰہی بلند کرتے ہوئے' دندناتے ہوئے خدا کے زندہ شیروں کی طرح آگے بڑھو۔ یہ دنیا تمہارے لئے مسخر کر دی گئی ہے۔ تسخیر کرنے والے تم نہیں ہو۔ تسخیر کرنے والا اللہ ہے۔ اور سب سے عظیم تسخیر محبت کی تسخیر ہوا کرتی ہے۔ آپ سب بھی تو محبت ہی کے مارے ہوئے ہیں۔

آپ نے فرمایا یہاں پچھلے دنوں عبید اللہ صاحب علیم کے ساتھ ایک شام ہمارے احمدیہ ٹیلی ویژن پر پیش کی جا رہی تھی اس میں ہمارے بہت سے کارکن نوجوان بچے بچیاں سب اکٹھے ہو کر اسے سننے کے لئے کام چھوڑ کر متوجہ ہو گئے ان کا ایک شعر تھا۔

کچھ عشق تھا کچھ مجبوری تھی
جو میں نے جیون وار دیا

تو کسی کارکن نے کہا کہ ہاں کتنی سچی بات ہے۔ ہم کیوں یہاں بیٹھے ہوئے ہیں سارے۔ ساری دنیا کی لذتیں اور کام

باقی صفحہ ۶ پر

یاد رفتگاں

محترم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ

کنور ادریس

تقسیم برصغیر کے کچھ سال بعد میرے ایک چچا پنجاب کے اس خطے میں سفر کر رہے تھے جو اب بھارت کا حصہ ہے۔ جیسا کہ ہمارے علاقے کا دستور ہے گاڑی میں اس کے ساتھ بیٹھے مسافر نے اس سے گفتگو شروع کی' رواج کے مطابق بات چیت کے شروع میں مخاطب نے میرے چچا کے وطن کے بارے میں پوچھا اور پوچھتے پوچھتے جب اسے پتہ چلا کہ وہ اسی گاؤں کا رہنے والا ہے جہاں یہ خود پیدا ہوا تھا۔ تو اس ہندو مسافر نے جو اسی گاؤں سے نقل مکانی کر کے بھارت آیا تھا' پرانی یادوں کے جذبات میں آکر دیوانہ وار پوچھا کہ کیا وہ چوہدری محمد حسین کو جانتا ہے جو اس وقت وہاں محکمہ مال میں معمولی افسر تھے۔ جب چچا نے کہا کہ وہ میرے باپ تھے تو فوراً اس نے پاس بیٹھے اپنے جواں سال بیٹے کو کہا کہ جھک کر اس شخص کے پاؤں چھو کہ یہ ایک اوتار کی اولاد میں سے ہے۔ یہ چوہدری محمد حسین میرے باپ کے باپ تھے جنہیں دنیا سے گزرے ہوئے چوتھائی صدی گذر چکی تھی۔

وہ ساٹھ سال سے بھی کم عمر میں فوت ہو گئے۔ ان کی مختصر زندگی کے پچھلے سالوں میں ایک قرآن پاک کا نسخہ بھیگا ہوا دیکھا تو میری دادی حیران ہوئی کہ اتنے سارے صفحات مکمل کیسے بھیگ گئے جب کہ آسمان صاف و شفاف اور موسم بالکل خشک ہے۔ یہ میرے دادا کی آنکھوں کے آنسوؤں کی بارش تھی جو برستی رہی۔ بچپن میں ایک دفعہ میں نے اپنی دادی سے پوچھا کہ انہیں اپنے خاوند کے بارے میں کیا کچھ یاد ہے کہنے لگیں "بہت کم کم مجھے تو بس اتنا ہی یاد ہے کہ میں ان کے ساتھ سارا وقت روٹیاں پکا پکا کر ڈھیر لگاتی رہی ہوں' جو کہ قریبی رشتہ داروں کے علاوہ دور دراز سے تعلق رکھنے والے مہمان جو پاس ٹھہرے ہوتے تھے' اور جن کا تانتا بندھا رہتا تھا' کے لئے پکائی جاتی تھیں۔ اور نیز یہ ان گداگروں کے لئے پکتی تھیں جو دن رات دروازے پر دستک دیتے رہتے تھے"

سیالکوٹ' جو اس وقت جموں کے ساتھ تجارت کا خاص مقام تھا' کے مصروف بازاروں پر جب اندھیرا چھا جاتا تو میرے دادا ایک بار پھر گھر کے ارد گرد چکر لگاتے کہ کوئی اور غریب یا مسافر بھوکا تو نہیں بچا' ہمیشہ کوئی نہ کوئی ہوتا تھا' اور میں پھر سوئی ہوئی اٹھ کر اس کے لئے بھی روٹیاں پکاتی تھی۔

جب وہ گھوڑے پر سوار ہو کر فصلوں کا معائنہ کرنے جاتے تھے تو جس مقام پر بھی رکتے اپنے گھوڑے کا منہ لگام سے درخت کے ساتھ اوپر کو باندھ دیتے تا کہ ان کا گھوڑا فصل کو منہ نہ مار سکے کیونکہ وہ کسی اور کی تھی۔ اس عمل کی وجہ سے وہ اس علاقے میں "کاجے" کے نام سے جانے جاتے تھے جو انہیں دوسرے محمد حسینوں سے منفرد کرتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جب وہ بیس سال کی عمر میں دادی کو بیاہنے آئے تو گاؤں کی عورتیں جو کوٹھوں اور دیواروں پر چڑھ کر انہیں دیکھ رہی تھیں حیران تھیں کہ دلہا ناقابل یقین حد تک خوبصورت اور توانا جوان تھا۔ چوڑا دریا ہو یا طغیانی نالہ وہ ہمیشہ اسے تیر کر گزرتے تھے بعض اوقات اپنے بیٹے کو کمر پر رکھے یا ہاتھوں میں لئے ہوئے۔ "وہ اتنی جلدی فوت کیسے ہو گئے" میں نے اپنے والد صاحب سے پوچھا۔ جواب ملا کہ شاید ان کے جسم و جان جوش و شدت سے کی گئی دعاؤں میں پگھل گئے۔ دعا کرتے ہوئے وہ تصور میں خدا کے ساتھ اتنے زور سے بغلگیر ہو جاتے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہہ نکلتا تھا۔ وہ اسی حالت میں رہتے جب تک کہ اپنی بات منوا نہ لیتے۔ ان دعاؤں کا اثر ان کے بچوں کی زندگیوں میں بھی نظر آتا ہے۔ دنیاوی طور پر ان کی جو بھی کامیابیاں یا ناکامیاں ہوں' پانچوں بیٹوں اور دونوں بیٹیوں کے کردار اور دیانتداری پر ان کا کوئی برے سے برا مخالف بھی انگلی نہیں اٹھا سکتا۔

پچھلی صدی کی آخری دہائی میں جب انہوں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بیعت کی تو اس کے فوراً بعد ان کے بھائیوں اور دوسرے اس کے گرویدہ ساتھیوں نے بلا تامل ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضرت مرزا صاحب کی بیعت کی۔ ان کا ایک چچا زاد بھائی جو ڈسٹرکٹ بورڈ میں محرر تھا' اس نے بیعت کے بعد گھر گھر جا کر رشوت واپس کی جو اس نے گاؤں کے لوگوں سے لی ہوئی تھی۔ محمد حسین صاحب کا مرزا صاحب کی سچائی اور اخلاص کی پہچان کر لینا ہی ان کے لئے کافی تھا کیونکہ ان کا کردار روحانیت کے کمال کا خلاصہ تھا' وہ خود ایک کسوٹی تھے جس پر سچ پرکھا جاتا تھا۔

یہ وہ شخصیت تھی جن کے ہاں میرے والد چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ ریٹائرڈ سیشن جج ۱۹۰۴ء کے بہار کے موسم میں پیدا ہوئے۔ وہ پانچ بیٹوں میں تیسرے تھے۔ لاھور کے گورنمنٹ اور لاء کالج سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ سیالکوٹ میں وکالت شروع کرنے کی جدوجہد میں تھے کہ جب ڈوگرہ حکومت کے تلے پسے ہوئے ستم زدہ کشمیری مسلمانوں کی مدد کے لئے آواز اٹھی۔ شمالی ہندوستان کے کچھ نیک دل لوگوں نے ان ظلم کے ستائے ہوئے مسلمانوں کی مدد کے لئے ایک کمیٹی بنائی۔ یہ مظلوم مسلمان اپنی کسی معمولی مذہبی رسم کی ادائیگی پر قانونی گورکھ دھندوں میں ڈال کر قید کر لئے جاتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو جو اس وقت جماعت احمدیہ کے سربراہ تھے' اس کمیٹی کی راہنمائی کے لئے منتخب کیا گیا۔ کیونکہ اس وقت کے مایہ ناز لوگ سر محمد اقبال اور سر عبد القادر' جو اس کمیٹی کے ممبر تھے' سمجھتے تھے کہ صرف یہی شخص اتنے رضاکار اور روپیہ فراہم کر سکتا ہے جس سے ریاست کے مسلمانوں کو ان کی آزادی اور چھنی ہوئی جائیدادیں واپس دلائی جا سکتی تھیں۔ ظلم و ستم کے خلاف اٹھی ہوئی اس آواز نے انہیں ایک خاص راہ پر گامزن کئے رکھا۔ اسی راہ پر انہوں نے اپنی زندگی کا آخری سانس لیا۔ وہ راہ یہ تھی کہ کسی بھی انسان کے بنیادی حقوق کسی حالت میں بھی کسی مذہبی عقیدے' نسل' مالی حالت یا ذاتی عناد کی بنیاد پر پامال نہ ہوں۔ اپنی سادہ سی بیوی کے گھر پر صرف بھوک چھوڑ کر اور گردے کی سخت تکلیف کے باوجود (ان کو گردے کی درد اس شدت کی اٹھی تھی کہ جب دورہ ہوتا تو چیخوں کی آواز گلی کے دوسرے سرے سے سنی جا سکتی تھی)۔ وہ رضاکاروں کے اس لشکر میں شامل ہو گئے جو وکلاء ڈاکٹروں اور دوسرے سوشل کام کرنے والوں پر مشتمل تھا اور جس لشکر نے اس جنت جیسی زمین کے مظلوموں کو قید و بند کی صعوبتوں سے رہائی دلانے کے لئے اس کے کونے کونے تک رسائی کی۔ قانون کی کتابیں اور میز کرسی خریدنے کے بعد میری ماں کے جو زیور بچے تھے وہ اس وقت کام آئے۔ غربت اور تکلیف دہ بیماری کے باوجود میرے والد' انسانی بنیادی حقوق سے وابستگی کے علاوہ جس مقصد کے لئے کشمیر گئے وہ عام زندگی سے ہٹ کر ایک زندگی کی تلاش تھی اور یہی جذبہ دس سال بعد انہیں دوسری جنگ عظیم کے دوران برما لے گیا۔ حالانکہ اس وقت وہ ایک جج کی آسودہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان دو مہموں کے دوران مجھے اپنے والد صاحب ایک ایسے دبلے پتلے خوبصورت جسم والے شخص کے روپ میں خوب یاد ہیں جن کے کردار اور قابلیت پر کبھی کوئی انگلی نہیں اٹھی۔ بچپن کی کئی باتیں بھول گئی ہوں گی مگر ان کی جائے نماز کا ٹکڑا جو ہمارے ہر گھر میں' جہاں ہم مختلف چھوٹے چھوٹے گھروں میں رہے۔ ہمیشہ رہا' خوب یاد ہے۔ ان کی والہانہ محبت جس نے دو بار مجھے موت کے منہ سے بچایا اچھی طرح یاد ہے۔ ایک بار پنجاب کے ایک وسطی ضلع میں شام کے دھندلکے میں باپ کے آگے آگے ایک بھولی بھٹکی ریل کی پٹڑی کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا کہ ایک کالے ناگ نے بڑے خوفناک طریقے سے اپنا سر اٹھایا' قریب تھا کہ مجھے ڈس لے' نہ آگے بڑھنے نہ پیچھے ہٹنے کا موقع تھا۔ اس وقت بہت ہی جوش اور جذبات میں آکر انہوں نے خدا سے دعا کی یا حفیظ یا عزیز یا رفیق۔ اسی لمحہ وہ زہریلا ناگ جو ڈسنے کو تیار تھا چپکے سے رینگتا ہوا دوسری طرف غائب ہو گیا۔ اس کے بعد اس دن بھی اور ہر اگلے دن سیر جاری رہی اور ہمیشہ میرے والد کے لب اس دعا سے تر رہتے کیونکہ وہ تو اس سے پہلے سے ان کا معمول تھا۔ اس واقعہ سے قریباً دو سال پہلے مجھ پر ٹائیفائیڈ بخار کا شدید حملہ ہوا اور اس چھوٹے شہر کے ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ ایک رات جب میں بخار کی شدت میں پھنک رہا تھا۔ میرے کانوں نے میرے باپ کی آواز سنی جو نہایت عاجزانہ اور گریہ زاری کے ساتھ اپنے مولا سے دعا کر رہا تھا' کہہ رہا تھا اے خدا میں اس بچے کی دیکھ بھال تجھ پر چھوڑتا ہوں۔ میرا بخار صبح ہوتے ہی رات کے اندھیرے کے ساتھ غائب ہو گیا۔ میری ماں کی زندگی کے آخری سالوں میں انہیں ریڑھ کی ہڈی کی تکلیف بہت بڑھ گئی تھی' جب درد ناقابل برداشت ہو جاتی وہ کراہتے ہوئے میرے باپ سے دعا کی درخواست کرتیں جونہی میرا باپ دعا کے لئے سجدہ میں گرتا وہ چین کی نیند سو جاتیں۔ وفات سے چند ماہ پہلے وہ اپنی چھوٹی بہن کو جو ایک ذہنی مرض میں مبتلا تھیں اور انتہائی بے چین تھیں' کئی

باقی صفحہ ۶ پر

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۴۰۴ میں زاہد مسعود خان ولد عزیز مسعود خان قوم راجپوت پیشہ ٹیوٹر وکاروبار عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷- ۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ =/۶۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ٹیوٹر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد زاہد مسعود خان مکان نمبر K-۵۲۲ گلی نمبر ۲ کمیٹی محلہ ظفرالحق روڈ راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱ ملک منصور احمد (مربی سلسلہ) وصیت نمبر ۱۶۵۵۱ گواہ شد نمبر ۲ ڈاکٹر محمد احسن خان وصیت نمبر ۵۱۲۰

مسل نمبر ۲۹۴۰۵ میں دانیال ضیاء ولد کرنل ملک ضیاء الدین قوم ملک پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی چکلالہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ =/۲۰۰۷ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد دانیال ضیاء ولد کرنل ملک ضیاء الدین A-۴۶۲ گلی نمبر ۷ چکلالہ III راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱ کرنل ملک ضیاء الدین راولپنڈی گواہ شد نمبر ۲ کمانڈر محمد اسلم وصیت نمبر ۲۳۷۵۲ لاہور

بقیہ صفحہ ۴

چھوڑ کر' پڑھائیاں چھوڑ کر یہاں آگئے ہیں تو ہے کیا؟ کچھ عشق ہے کچھ مجبوری ہے۔ عشق ہے اللہ تعالیٰ کی ذات سے اور مجبوری یہ ہے کہ جب عشق آجائے تو پھر وہ مجبوری بن جایا کرتا ہے۔

پس آپ عشق کے دور میں داخل ہیں پس وہی نمونے دکھائیں جو عشاق کے نمونے ہوا کرتے ہیں اور جب خدا کے بندے خدا پر عاشق ہو جائیں تو خدا کی قسم خدا کی محبت ہے جو کل عالم کو تسخیر کرلیا کرتی ہے۔ پس اس تسخیر کے لئے آگے بڑھو اور ذکر الٰہی کو بلند کرنے کے لئے بڑھو خدا کی محبت کے گیت گاتے ہوئے آگے بڑھو۔ اللہ تمہارے ساتھ ہو۔ اللہ ہمارے ساتھ ہو۔

بقیہ صفحہ ۵

دنوں سے سوئی نہیں تھیں' تسلی دینے ان کے گھر گئے۔ جو لوگ وہاں موجود تھے انہوں نے دیکھا کہ میرے والد بہن کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر چپکے سے دعا کرتے رہے۔ آنسوؤں کا چشمہ بہنا شروع ہوا' قطرے سفید داڑھی میں سے گرتے ہوئے فرش پر بہتے رہے۔ بہن کو کچھ ایسا سکون آ گیا جس سے وہ عرصے سے محروم تھی۔ ہر شخص کو اس بات کا احساس تھا کہ ان کا یہ پیار کا جذبہ عوام الناس کے لئے تھا نہ کہ صرف عزیز رشتہ داروں کیلئے۔ انسانی ہمدردی کا جذبہ ان میں اتنا تھا کہ ہر کس و ناکس کے واسطے دعا ان کے جسم کے پور پور سے نکلتی تھی۔

تقسیم برصغیر کے وقت ان کے کردار کی مضبوطی' دلیری' جذبہ برداشت اور ظالم کے خلاف کمزور کی طرف داری روز روشن کی طرح ظاہر ہوئی۔ ان دنوں ایک بارہ قاتل کے خنجر اور بھگت رام کو بلی کے درمیان کھڑے ہوگئے اور ان کو ظالموں کے شکنجے سے بچا کر لے آئے جو اسے لوٹنے کے لئے اور دور کی دشمنی کی بناء پر قتل کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ انہیں دنوں ایک ہجرت کرتے ہوئے زمیندار کی اپنا آرائشی سامان ہمیں دے جانے کی پر زور التجائیں میرے باپ پر کچھ اثر نہ کر سکیں اور ایک کرسی تک انہوں نے اپنے گھر میں داخل نہیں ہونے دی حالانکہ ان کے اپنے گھر میں شائد ہی کوئی کرسی ہو۔ بھارت سے آئے ہوئے مہاجروں کی آباد کاری کے لئے ایک ضلع کے بہترین حصے میں انہیں حکومت کی طرف سے تعینات کیا گیا' انہوں نے وہاں کی اینٹ تک کو بھی اپنے لئے للچائی نظر سے نہیں دیکھا گو کہ وہ خود اپنی جائیداد بار ڈر پر چھوڑ کر آئے تھے۔

میں بہت گنہگار ہوں مجھ میں بہت کمزوریاں ہیں لیکن اگر یہاں یا اگلے جہان (جہاں جلد یا بدیر ہر کسی کو پیش ہونا ہے) میں کسی عدالت میں مجرم یا گواہ کے طور پر پیش کیا گیا تو بغیر ایک ذرہ برابر شک و شبہ کے یہ بیان کروں گا کہ وہ صبح تین بجے (سحری کے وقت) سے شروع ہو کر باقاعدہ ساری نمازیں ادا کرتے تھے اور تمام عمر رمضان کے روزوں کے علاوہ بھی روزے رکھے' اور اپنی آمدن کا تیسرا حصہ اپنے عقیدے کے مطابق دیا اور اس کے علاوہ بھی غرباء اور مستحقین کو دیا۔ ان کی کمائی میں ایک پائی بھی ایسی نہ تھی جس پر کسی قسم کا دھبہ ہو۔ وہ انصاف کے جس جس عہدے پر بھی رہے' وہ جو کچھ کہتے تھے اس پر یقین رکھتے تھے اور جس پر یقین رکھتے تھے اسی پر عمل کرتے تھے۔ ان کا ہر فیصلہ انصاف' سچ اور حق پر مبنی ہوتا تھا۔ میں اپنی پیاری سے پیاری چیز کی قسم کھا کر کہتا ہوں میں نے ان سے اتنی لمبی رفاقت کے عرصے میں' کوئی ایسی بات نہیں سنی اور ایسا کام کرتے نہیں دیکھا جس کی کسی دنیاوی یا اخروی عدالت میں پکڑ ہو سکے۔

مگر کبھی کبھار ایسا ہوا کہ کچھ لوگ کوئی سفارشی خط' جو ان کے کسی عزیز رشتہ دار یا کسی اور قابل احترام شخص نے دیا ہو' لے کر اس تک پہنچے لیکن ایسے میں وہ لفافہ کھولے بغیر پھاڑ دیا کرتے تھے۔ ایک بار جب ان کے کسی موکل نے کہا کہ ان کی صرف اتنی التجاء ہے کہ اسے میرے والد سے صرف انصاف مطلوب ہے تو میرے والد نے اس سے کہا کہ یہ اس کے ذہن میں کیسے آیا کہ میں انصاف کے علاوہ کچھ کرونگا۔

ایک دفعہ جب وہ ایک جگہ بطور سیشن جج متعین تھے وہاں جب وہ اپنی رہائش گاہ سے عدالت کی طرف جایا کرتے تو راستے میں انہیں ایک جگہ سے اپنے ایک نہایت برگزیدہ اور قابل احترام بزرگ کے متعلق گالی گلوچ کی آوازیں سنائی دیا کرتی تھیں' جن کی بوچھاڑ ایک صاحب اس جگہ سے کیا کرتے تھے اور میرے والد اسے خاموشی سے برداشت کیا کرتے تھے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ وہی صاحب وہاں کی انتظامیہ کے ہاتھوں کسی حرکت پر گرفتار کرلئے گئے وہ چھٹی سے پہلے دن شام کے وقت پکڑے گئے یہ پولیس کا خاص طریقہ کار ہے تاکہ اگلے دن چھٹی ہونے کے باعث ملزم ضمانت کے لئے مجسٹریٹ تک رسائی نہ کر سکے۔ چھٹی کے روز اگلے دن صبح اس شخص کے کچھ ساتھیوں نے بہت ہچکچاہٹ کے ساتھ اپنے دل کے چور سے شرمندہ ہوتے ہوئے میرے والد صاحب تک رسائی کی۔ انہوں نے فوراً اس شخص کی ضمانت لے لی اور اس کی رہائی کا حکم جاری کردیا کیونکہ اس کا جرم معمولی تھا۔ میرے والد کے اس عمل پر اسی دن اس شہر میں ایک جلوس نکالا گیا جس میں ان کے حق میں نعرے لگائے گئے۔

تین سال پہلے جب میری والدہ فوت ہوئیں تو ان کی کل جائیداد میرے والد صاحب نے ایک ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی جس میں ایک سونے کی چوڑی اور ننھی منی بالیاں شامل تھیں۔ میرے والد کے سارے اثاثے کے لئے ممکن ہے دو ہاتھوں کی ضرورت ہو جو عدالت کے ان کے کپڑوں کی صورت میں تھے جو ایک ہاتھ میں ممکن ہے نہ سماسکیں۔

فوت ہو جانے کے بعد بھی میرے والد کا چہرہ ویسے ہی پر سکون اور مطمئن تھا جیسے کہ وہ ساری زندگی رہا۔ اوپر کا ہونٹ تھوڑا نیچے ہوا ہوا ان کے چہرے کو بالکل ایک بچے جیسے چہرے کی معصومیت کا رنگ دے رہا تھا۔ فوت ہونے کے تھوڑے دن پہلے انہوں نے ایک ملاقاتی سے کہا کہ ان کے دل میں کسی کے بھی خلاف کچھ نہیں اور جہاں تک ان کی سوچ کام کرتی ہے نہ ہی ان کے خلاف کسی کو گلہ ہوگا۔ اگر کسی کو ان کے خلاف کوئی شکایت ہے پھر یا تو وہ آدمی بہت ظالم ہے یا لاعلم۔ ان کی زندگی کے ہر گزرتے دن کے ساتھ ان کے دل میں محبت اور سخاوت کے جذبے میں اضافہ ہوتا رہا۔

بے شک اس دنیا میں اور بھی نیک سے نیک اور سخی سے سخی لوگ ہونگے' ان سے زیادہ قابل قانون دان' ان سے بہتر لکھنے اور بولنے والے' ان سے زیادہ غریب اور زیادہ مطمئن اور شاکر ان سے زیادہ اپنی سوچ پر یقین رکھنے والے' زیادہ اپنے مقصد حیات کی جستجو میں رہنے والے' ہو سکتا ہے ان سے زیادہ منصف بھی ہوں' اپنے بچوں کو ان سے زیادہ پیار کرنے والے والدین' دوہتوں پوتوں سے زیادہ لاڈ کرنے والے دادا نانا بھی ہوں۔ مگر میں کسی طرح تصور نہیں کر سکتا کہ دنیا میں کوئی اور عزیز احمد بھی ہوگا۔ اللہ ان کی روح کو جوار رحمت میں رکھے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب چیمہ کی بیٹی محترمہ راشدہ داؤد صاحبہ کا نکاح بعوض حق مہر ۱۵۰۰۰ ہزار جرمن مارک مکرم محمد افتخار ولد چوہدری محمد ظفراللہ خاں وڑائچ حال ۱۸/۲ دارالنصر غربی کے ساتھ مکرم و محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے بروز جمعتہ المبارک ۹۴-۱-۲۱ کو بیت مبارک ربوہ میں پڑھا۔ دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

درخواست دعا

○ مکرم فضل الٰہی صاحب طاہر دارالصدر غربی ربوہ کی دائیں ٹانگ پر بوجہ فریکچر جو فریم لگایا گیا تھا اب اتار دیا گیا ہے۔ ابھی پوری طرح سے ٹانگ پر بوجھ ڈالا نہیں جا سکتا۔ احباب سے مکمل طور پر شفا حاصل ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب اسلام آباد سے لکھتے ہیں

میری ہمشیرہ عزیزہ امتہ الکریم اہلیہ حکیم لیاقت علی خان آف لاہور کا مورخہ ۹۴-۲-۶ کو آپریشن ہوا ہے۔ اور جسم سے رسولی نکالی گئی ہے۔ ابھی ہسپتال میں ہیں۔

برادرم شاہد احمد ابن حضرت علی محمد صاحب بی ٹی (رفیق بانی سلسلہ) کو مورخہ ۹۴-۲-۲ کو دفتر میں ہارٹ اٹیک ہوا۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ اور پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ کے بھائی مکرم لطیف احمد صاحب پیرکوٹی ابن مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب ساکن ناصر آباد ربوہ ۷ اور ۸ فروری کی درمیانی شب ۴۶ سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

۸- فروری کو بیت المہدی میں نماز عصر کے بعد آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور قبرستان نمبرا میں بعد تدفین مکرم مولانا اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید نے دعا کروائی۔

مرحوم مکرم میاں پیر محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پوتے اور مکرم میاں محمد دین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے نواسے تھے۔ آپ مخلص و فدائی احمدی تھے۔ آپ نے اپنے بعد بیوہ کے علاوہ دو کم سن بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں ایک بیٹا مدرستہ الحفظ کے سال دوم میں ہے۔

احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم منور شمیم خالد صاحب کے سب سے چھوٹے چچا مکرم شیخ رفیق احمد صاحب ابن حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب (سابق ناظر امور عامہ و ناظر مال) مورخہ ۲۵- جنوری ۹۴ء کو لیڈز- انگلستان میں دل کے شدید دورہ سے اچانک وفات پا گئے۔ ۲۸- جنوری کو بریڈ فورڈ کی الیسٹ میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر مال آمد اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ یو۔کے و ریجنل امیر ساؤتھ مینیٹن یو۔کے کے چھوٹے بھائی تھے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مرحوم کو اللہ تعالیٰ اپنی رضا کی جنت میں داخل کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

روس میں انقلابات

○ روس میں انقلابات نامی کتاب کے تیسرے ایڈیشن کی تیاری شروع ہے قارئین اس کو بہتر بنانے کے لئے اپنی تجاویز ضرور بھجوائیں بالخصوص "سوویٹ یونین" کے ٹوٹنے پر اہم تبصروں کی ضرورت ہے اگر روسی اور چینی آراء مل سکیں تو بے حد مفید ثابت ہونگی۔ اسی طرح کمیونسٹ لیڈروں کے ساتھ جو سلوک ہوا اس کی تصویریں بھی درکار ہیں۔ روسی مسلم ریاستوں میں جانے والے زائرین بھی اپنے تجربات سے آگاہ کریں۔

محمد اسماعیل منیر

کوارٹر ۸۶- تحریک جدید ربوہ۔

بقیہ صفحہ ۱

(مرحوم) آف لاہور حال اسلام آباد مورخہ ۹۴-۲-۱ کو محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے بعوض پچھتر ہزار روپے حق مہر بیت مبارک ربوہ اور مکرمہ فوزیہ نسرین ہمراہ مکرم سعید اللہ طارق ابن مکرم رحمت اللہ صاحب مرحوم آف ربوہ حال کراچی مورخہ ۹۳-۱۲-۱۷ کو محترم عبدالسلام شاہد صاحب مربی سلسلہ حلقہ ڈرگ کالونی کراچی نے بعوض بیس ہزار روپے حق مہر بیت الانوار میں پڑھے۔ عزیزہ فوزیہ نسرین کی تقریب رخصتانہ اسی روز عمل میں آئی اور محترم امیر صاحب کراچی نے دعا کروائی دونوں عزیزیان محترم سید احسن اسماعیل صدیقی صاحب کے برادران محترم سید محمد عبداللہ شاہ صاحب کی پوتیاں اور محترم پیر محمد یوسف صاحب کی نواسیاں اور محترمہ پروین مختار صاحبہ آف لندن کی بھانجیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتے جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ ۲

سلسلہ سارے سال جاری رہا کرے گا جو دور بیٹھے ہیں وہ جو بات محسوس کر رہے ہیں وہ قریب رہنے والے پوری طرح نہیں جان سکتے۔ لوگ خطوں میں لکھتے ہیں کہ ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ ہم اپنے دل کی کیفیت بیان کر سکیں۔ جو عالم ہمارے دلوں کا ہوتا ہے اور جو جذباتی کیفیت ہم پر طاری ہوتی ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کے ذریعے سے اب ہم ایک عالمی فیملی بن گئے ہیں۔

جنت کیا ہے ایک سوال کیا گیا کہ جنت کیا ہے؟ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ہی ایک اور سوال بھی تھا کہ وہ جنت کون سی تھی جس سے آدم کو نکالا گیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا جنت سے مراد لغوی طور پر ایسی جگہ ہے جو پھولوں پھلوں اور پودوں سے اس طرح ڈھکی ہوئی ہو کہ ہر بیرونی چیز سے اس کو چھپا لے۔ اور امن و سلامتی کا گہوارہ ہو جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ مذہب کا دوسرا نام ہے۔ قرآن کریم اس کو یوں واضح فرماتا ہے کہ جو منکرات سے بچے گا اور نیکیوں کو اختیار کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔

حضرت آدم اور حوا کے قصے میں بھی ان کو اللہ تعالیٰ نے روکا تھا کہ فلاں برے کام کی طرف نہ جاؤ اور فلاں فلاں اچھے کام کرو۔ مثال کے طور پر سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ فلاں درخت کا پھل نہ کھانا۔ اسے شجرہ خبیثہ قرار دیا گیا ہے اور اچھے کاموں کو شجرہ طیبہ فرمایا گیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ جنت سے باہر نکلنے کا جو حکم دیا گیا تھا وہ آدم و حوا کے لئے نہیں تھا۔ کیونکہ قرآن کریم بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم و حوا کی غلطی کو معاف فرما دیا تھا۔ اور جب غلطی کو معاف کر دیا تھا تو اس کی سزا کیسی لیکن جو باقی لوگ اس جنت ارضی میں موجود تھے ان کو اللہ نے معاف نہیں کیا۔ ان سب کو حکم ہوا کہ تم یہاں سے نکل جاؤ۔ چونکہ وہ سب کے سب حضرت آدم علیہ السلام کی قوم میں سے تھے اس لئے مجبوراً حضرت آدم علیہ السلام کو ساتھ نکلنا پڑا۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ گنہگار کو سزا ملتی ہے مگر معصوموں کو بھی اس سزا میں سے حصہ لینا پڑتا ہے۔

معراج کے بارے میں ایک سوال پر حضرت صاحب نے تفصیل کے ساتھ جماعتی مؤقف بیان کیا اور اس کے دلائل دے کر واضح فرمایا کہ معراج جسمانی نہیں تھا بلکہ صرف روحانی تھا۔ اور اس سفر کے دوران بیان کی جانے والی ساری باتیں علامتی اور استعاراتی ہیں۔ ان کو حقیقت پر محمول نہیں جا سکتا۔

اس بات چیت کا سلسلہ ابھی جاری تھا کہ پروگرام کا وقت ختم ہو گیا۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ بہت دلچسپ تھی یہ بات چیت۔ وقت کا پتہ ہی نہیں چلا۔ اور ابھی تشنگی باقی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس سلسلے کو کل بھی جاری رکھا جائے گا۔

مبارک صد مبارک
۱۲ گھنٹے نشریات مبارک ہوں
۸ مکمل ڈش انٹینا مع امپورٹڈ ریسیور -/۹۵۰۰
۸ مکمل ڈش انٹینا مع پاکستانی ریسیور -/۶۵۰۰
نیز ہر سائز کی ڈشیں ہول سیل میں دستیاب ہیں
ٹی وی پوائنٹ بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون: دفتر ۳۰۸۰۶ رہائش: ۶۸۰۴۷۳

خبریں

ربوہ : 13 - فروری- بادل چھائے ہیں- ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے- درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید خان نے حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ سرحد کے معاملہ میں افواج کو کسی صورت میں بھی ملوث نہ کرے- اور باہمی افہام و تفہیم کے ذریعے اس سیاسی تنازع کو ختم کریں- انہوں نے کہا کہ تحریک عدم اعتماد ایک سیاسی معاملہ ہے اور اس کا انجام بھی سیاسی ہونا چاہئے- آرمی چیف نے صدر اور وزیر اعظم کے ساتھ تحریک عدم اعتماد کے رد عمل اور سرحد میں حالات خراب کرنے کے بھارتی منصوبہ کے بارے میں صلاح مشورہ بھی کیا-

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے پیپلز پارٹی کے رہنماؤں کے وفد سے ملاقات کے دوران کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی جڑیں عوام میں ہیں- اور اب پارٹی کو اندر سے منظم کیا جانا چاہئے- انہوں نے کہا کہ میاں منظور احمد وٹو پنجاب حکومت کے سربراہ ہیں- انہیں ہماری مکمل حمایت حاصل ہے- فیصل صالح حیات کو بعض غلط فہمیوں کے تدارک کے لئے واپس بلایا گیا ہے- لیکن جلد ہی ان کو پنجاب میں اہم ذمہ داری سونپی جارہی ہے-

○ قومی اسمبلی کے سپیکر سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ پاکستان میں پارلیمانی نظام کامیابی سے چل رہا ہے اس لئے صدارتی طرز حکومت اپنانے کی کوئی ضرورت نہیں- لندن میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے ووٹروں کے لئے کم از کم عمر کی حد ۲۱ سال کی بجائے ۱۸ سال کرنے کی حمایت کی- انہوں نے کہا کہ کم شرح خواندگی اور زیادہ شرح پیدائش ملک کے سب سے بڑے مسائل اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں- انہوں نے بتایا کہ اسمبلی کی کارروائی براہ راست ٹی وی پر دکھائے جانے کا امکان ہے تاکہ لوگ اپنے نمائندوں کو دیکھ سکیں-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ حکومت شرح خواندگی میں نمایاں اضافہ اور معیار تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے ایک ارب چھ کروڑ کے اخراجات سے پچاس ہزار بے روزگار تعلیم یافتہ نوجوان ٹیچر بھرتی کرے گی- بہتر تعلیمی نتائج کے حامل دیہاتوں کے ترقیاتی کام ترجیحی بنیاد پر کئے جائیں گے سرکاری اراضی کی عدم دستیابی پر سکولوں کو دو ایکڑ اراضی خرید کر دی جائے گی- انہوں نے مزید بتایا کہ یونین کونسلوں کے موجودہ نظام کی جگہ ہر گاؤں کے معززین پر مشتمل ویلیج کونسلوں کے قیام پر غور کیا جارہا ہے-

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان کو بھارتی فوج کی طرف سے نہتے کشمیریوں پر ڈھائے جانے والے مظالم پر گہری تشویش ہے- انہوں نے کہا کہ کشمیریوں کو حق خودارادیت ملنے تک پاکستان سفارتی' اخلاقی اور سیاسی امداد جاری رکھے گا- انہوں نے بتایا کہ عالمی رائے عامہ بیدار کرنے کے لئے وفود روانہ کر دئے گئے ہیں-

○ وفاقی وزیر پانی و بجلی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ ملک کے کسی بھی حصے میں جو کوئی بھی بھلائی کی بات کرے گا میں خود چل کر اس کے پاس جاؤں گا- انہوں نے کہا کہ کالا باغ ڈیم چاروں صوبوں کے اتفاق رائے سے بنے گا-

○ وزیر خارجہ پاکستان سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ ہم بھارت سے مذاکرات کے لئے تیار ہیں مگر وہ پہلے مقبوضہ کشمیر میں حالات بہتر بنائے- ہم کشمیر اور سیاچن کو آزاد ریاست نہیں بنانا چاہتے- اور کوئی ہم پر فیصلے نہیں ٹھونس سکتا- انہوں نے بتایا کہ افغانستان کا مسئلہ حل ہونے سے وسط ایشیائی ریاستوں کے ساتھ تجارت بڑھے گی- انہوں نے کہا کہ افغان رہنما اپنے مسائل لڑائی کے ذریعے حل کرنا چاہتے ہیں- شائد ان کے پاس اسلحہ زیادہ ہے- لیکن ہم نے امن کی کوششیں جاری رکھی ہوئی ہیں-

○ قومی اسمبلی کے سپیکر سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ سرحد میں عدم اعتماد صوبائی اور جمہوری معاملہ ہے اور مرکز میں بھی ہو سکتا ہے- میاں نواز شریف کے بیان سے کوئی فرق نہیں پڑتا- اسمبلی بہرحال اپنی مدت پوری کرے گی- انہوں نے کہا کہ سیاست دان سیاسی بلوغت دکھائیں اور سرحد اور سندھ کا رد عمل قومی اسمبلی میں نہ لائیں-

○ پشاور میں دو صوبائی وزیروں سید منیر شاہ اور وزیر تعلیم یوسف ایوب خان نے کہا ہے کہ اسمبلی کسی صورت میں توڑنے نہیں دیں گے- اور تحریک عدم اعتماد ناکام ہو گی-

○ سرحد اسمبلی میں قائد حزب اختلاف آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ تحریک عدم اعتماد کے حق میں ۴۹ ووٹ آئیں گے- اور پختون گیڈر بھبکیوں میں نہیں آئیں گے- تمام ارکان اسمبلی رائے شماری کے روز اسمبلی پہنچیں گے- اور اپنا حق رائے دہی آزادانہ استعمال کریں گے- انہوں نے کہا کہ امن وامان وفاق کی ذمہ داری ہے-

○ وزیر اعظم کی ٹاسک فورس برائے برآمدات نے جمعہ کی چھٹی ختم کرنے کی سفارش کردی ہے-

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کو چاہئے کہ اب جلد جداگانہ انتخابات کا طریقہ ختم کر کے مخلوط نظام رائج کر دے کیونکہ پیپلز پارٹی کی شہروں میں ناکامی کی اصل وجہ جداگانہ انتخابات ہیں-

○ سندھ پیپلز پارٹی کے ناراض گروپ نے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ سندھ سید عبداللہ شاہ سمیت ان کی پوری کابینہ کو تبدیل کیا جائے- ورنہ وہ مرتضیٰ بھٹو کیمپ میں شامل ہونے کے متعلق سنجیدگی سے سوچنے پر مجبور ہوں گے- معلوم ہوا کہ پیپلز پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی جلد اپنے اجلاس میں وزیر اعلیٰ سندھ کے مستقبل اور پنجاب حکومت کے موجودہ سیٹ اپ میں بعض تبدیلیوں کے بارے میں فیصلہ کرے گی-

○ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی ریکوزیشن پر قومی اسمبلی کا اجلاس ۲۰- فروری کو طلب کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے-

○ چیف الیکشن کمشنر جسٹس ریٹائرڈ نعیم الدین نے مارچ میں خالی ہونے والی ۴۱ سینٹ کی نشستوں کو پر کرنے کے لئے ۲- مارچ کو الیکشن کرانے کا شیڈول جاری کر دیا ہے-

○ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب ذوالفقار علی مگسی کے خلاف تحریک عدم اعتماد کے لئے مسلم لیگ (ن) کے سینیٹر جام یوسف نے جوڑتوڑ شروع کر دیا ہے- وہ خود وزیر اعلیٰ بننے کے متمنی ہیں-

○ مسلم لیگ (ن) کے ۱۳ ارکان صوبائی اسمبلی نے سردار ذوالفقار کھوسہ کی سربراہی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان کے متعلق فارورڈ بلاک بنانے کی خبریں جھوٹی ہیں- اور ہمارے نام شائع کر کے ہماری توہین کی گئی ہے-

○ متحدہ اپوزیشن نے سندھ حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی تیاریاں شروع کر دی ہیں- اس متحدہ اپوزیشن میں فنکشنل لیگ' ایم کیو ایم اور ممتاز بھٹو شامل ہیں- مرتضیٰ بھٹو نے بھی تحریک کی حمایت کر دی ہے-

○ فیصل آباد میں گیس سلنڈر پھٹنے سے ایک ہی گھر کے تین افراد ہلاک اور تین شدید زخمی ہو گئے-

کیور ٹیو ادویات اور رمضان المبارک

رمضان المبارک میں کیوریٹو سسٹم کی ادویات افطاری کے بعد ایک خوراک، سونے سے قبل ایک خوراک اور سحری کے وقت ایک خوراک استعمال کریں۔

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: آفس ۷۷۱، کلینک ۶۰۶

ربوہ اور ربوہ کے گردو نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی پراپرٹی سنٹر

۱۰- بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ دفتر: ۵۲۱

پتہ

ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج

DIGESTIN (TABLETS) ڈائی جسٹین

مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے۔ مثلاً پیٹ درد، گیس، ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہوگی

FLATULENCE CURE 2% گیس کیور — COLIC CURE 2% پیٹ درد کیور

PILES CURE 2% بواسیر کیور — CONSTIPATION CURE 2% قبض کیور

لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) **کمپنی ربوہ** فون: ۷۷۱، ۶۰۶